پروفیسر موصوف' افراد امت کی تمام تر کوتاہیوں اور بداعمالیوں کے باوجود' امت کے روشن مستقبل کے بارے میں پرامید ہیں۔ ان کے بہ قول: "اس وقت ہم مسلمان' حالت جنگ میں ہیں۔ دنیا بھر میں ہمیں' علامہ اقبال کے نغمہ ہائے پربہار کی ضرورت ہے"۔

زیرنظر مجموعہ مضامین مایوس دلوں میں امید اور روشنی کی جوت جگانے کی ایک قابل تحسین کوشش ہے' اور ذخیرۂ اقبالیات میں ایک بامعنی اضافہ (رفیع الدین ہاشمی)۔

حضرت بلالؓ کے دیس میں' حافظ محمد ادریس' ناشر: مکتبہ احیاے دین' منصورہ' لاہور۔ صفحات: ۲۳۳۔ قیمت: ۸۰ روپے۔

دعوت دین کے سلسلے میں' منصبی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے ساتھ ساتھ' حافظ محمد ادریس صاحب کا قلم بھی رواں دواں رہتا ہے۔ وہ اب تک پندرہ کتابیں تصنیف و تالیف اور ترجمہ کر چکے ہیں۔ انھوں نے دنیا کے دسیوں ممالک کا سفر کیا ہے۔ وہ اپنی سیاحت کی روداد پر مشتمل اکا دکا مضامین بھی لکھتے رہتے ہیں' لیکن کتابی صورت میں ان کے کسی سفر کے حالات' پہلی بار مرتب ہو کر سامنے آرہے ہیں۔ شاید اس کا سبب یہ بھی ہے کہ زیرنظر سفرنامہ افریقہ سے متعلق ہے جہاں مصنف موصوف ایک طویل عرصے تک دعوت دین کے سلسلے میں مقیم اور مصروف رہے۔ ۱۹۹۷ کے اوائل میں جنوبی افریقہ کے اطبا کے اجتماع میں شرکت اس سفر کا محرک بنی۔ تقریباً ساڑھے تین ہفتوں میں حافظ صاحب نے کینیا' یوگنڈا اور جنوبی افریقہ کا ایک طویل دورہ کیا۔ احباب سے ہونے والی ملاقاتوں' اجتماعات میں خطابات' دعوتوں اور سیر و سیاحت کے احوال پر مبنی یہ روداد "ایشیا" میں قسط وار شائع ہوتی رہی۔ اب یہ کتابی شکل میں سامنے آئی ہے' جسے ایک غیرروایتی سفرنامہ قرار دیتے ہوئے ڈاکٹر انور سدید نے لکھا ہے کہ: "یہ حقیقت اور صداقت کا دل کش امتزاج ہے جو دل نشیں' نظرافروز اور روح افزا ہے"۔

چونکہ حافظ صاحب افسانہ نگار بھی ہیں اس لیے ان کا اسلوب بہت رواں اور دل نشیں ہے۔ ضمنی عنوانات نے تنوع پیدا کر دیا ہے۔ سفرنامے میں حافظ صاحب اپنے قیام افریقہ کی یادوں کو تازہ کرتے ہیں۔ احباب کا ذکر ہے' دعوتی اور تحریکی سرگرمیوں کی تفصیل ہے اور مسائل و مشکلات اور پھر کامیابی کے امکانات کا تذکرہ ہے۔ مسافر اپنے گردوپیش کی فضا' ماحول اور تاریخ و جغرافیے کا ذکر بھی کرتا ہے۔ یہ تنوع قاری کو برابر اپنی گرفت میں رکھتا ہے۔ حافظ صاحب نے سفرنامے میں زیادہ تر ڈائری کی تکنیک اختیار کی ہے' جو سفرنامے کا ایک مقبول انداز ہے۔ وضاحت کے لیے جنوبی' شمالی اور وسطی افریقہ کے نقشے بھی دیے گئے ہیں مگر ان میں ملکوں اور شہروں کے نام انگریزی میں ہیں' اردو میں ہوتے تو بہتر تھا۔